بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ — فون نمبر ۹۶ — بروز پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۶ رمضان ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۰ ظہور ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۰ اگست ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۸۹

جو پہلے سے یادِ خدا میں مشغول ہوتے ہیں وہ عذاب آنے پر بچائے جاتے ہیں

عذاب کے آنے پر گڑگڑانے اور توبہ کرنے والے ہرگز نہیں بچائے جاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۹۱)

ترجمہ:- اور ہم نے اُس (یعنی زکریا) کی دُعا کو سُنا اور یحییٰ عطا کیا اور اُس کی بیوی کو اُس کی خاطر تندرست کر دیا اور وہ سب لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہم کو محبّت اور خوف سے پکارتے تھے اور ہماری خاطر عجز کی زندگی بسر کرتے تھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ۔ (مسلم)

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن اس عذاب کو جان لے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو بہشت کی طمع کوئی نہ کرے اور اگر کافر اس کی رحمت کو جان لے (یعنی اسے معلوم ہو جائے کہ کتنی بڑی رحمت ہے) تو کوئی بہشت سے ناامید ہو۔

۲- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (بخاری)

ترجمہ:- ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہاری جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ کی آگ بھی اسی طرح ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ان سب باتوں کے بعد میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں سمندروں سے بھی زیادہ ہیں۔ اگر وہ شدید العذاب ہے تو وہ غفور الرحیم بھی ہے۔ جو شخص توبہ کرتا استغفار اور لاحول میں مشغول ہو جاتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدّم کر لیتا ہے تو وہ ضرور بچایا جاتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو عذاب آنے سے پہلے ڈرتے ہیں اور خدا کی یاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ اُس وقت ضرور بچائے جاتے ہیں جبکہ عذاب آ دباتا ہے۔ لیکن جو اُس وقت روتے اور آہ و زاری کرتے ہیں جبکہ عذاب آ پہنچتا ہے اور اُس وقت گڑگڑاتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں جبکہ ہر ایک سخت سے سخت دل والا لرزاں اور ترساں ہوتا ہے تو وہ بے ایمان ہیں اور وہ ہرگز نہیں بچائے جاتے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۶۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پہ سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۹ ظہور (اگست) مسجد مبارک میں ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بحمد اللہ عبادات اور روحانی مجاہدوں میں ذوق و شوق کی کیفیت نقطۂ عروج کو پہنچی ہوئی ہے۔ پاکستان کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے ۲۲۳ احباب جماعت اعتکاف بیٹھ چکے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دن اور رات عبادات دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف ہیں۔ نماز عصر کے بعد درس القرآن کا جو سلسلہ جاری ہے اس میں کل مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کا درس ختم ہو گیا ہے۔ ان کے متبادل مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر تھے۔ آج شام سے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سورۂ دخان سے درس القرآن کا آغاز کریں گے۔ ان کے ذمے سورۂ تحریم تک درسِ قرآن دینا ہے۔ ان کے متبادل مکرم مولوی عبد الباسط صاحب ہیں۔

اسی طرح نماز فجر کے بعد آج تک محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے درس الحدیث دیا۔

برادرم میاں عبد الحکیم صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ حلقہ مغلپورہ لاہور عرصہ ایک ماہ سے ذیابیطس اور دیگر عوارض سے بیمار رہے ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

نیز خاکسار کے کانوں میں چند روز سے درد کی تکلیف ہے۔ شنوائی پر بھی اثر ہے۔ انگریزی دوائیاں بے اثر ثابت ہوئی ہیں۔ احباب سے دعائے صحت کی عاجزانہ درخواست ہے۔

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ رمضان ۱۳۹۹ھ

۲۰ ظہور ۱۳۵۸ ہش

۲۰ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر انعام میں خطرہ کا ایک پہلو بھی ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں پر ان کے صدق وصفا اور اخلاص و وفا کے چشمہ سے اُبلنے والے اعمالِ بے ریاء سے خوش ہو کر اپنے فضل سے انہیں کسی انعام سے نوازتا اور اکرام کا مستحق ٹھہراتا ہے تو یہ امر ان کے لئے از حد خوشی کا موجب ہوتا ہے ان کے دل اِس انعام و اکرام پر طبعاً خوشی و انبساط اور کیف و سرور سے بھر جاتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی اِس عنایتِ بے پایاں پر جھوم جھوم اُٹھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنے ایسے انعام یافتہ بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (اٰلِ عمرٰن آیت ۱۷۲)

ترجمہ:۔ وہ اُس بڑی نعمت پر جو اللہ کی طرف سے (انہیں عطا) ہوئی ہے اور (اُس کے) فضل پر اور اِس بات پہ کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا خوش ہو رہے ہیں۔

وہ مبارک زمانہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے درمیان بنفسِ نفیس موجود تھے ان کے لئے کفارِ مکّہ کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں اور اذیتوں کے باوجود انتہائی خوشی و مسرّت کا زمانہ تھا اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام اور اس کے تائیدی نشان بارش کی طرح برس رہے تھے جس کی وجہ سے ان کے لئے ہر روز روزِ عید تھا اور ہر شب شبِ برات۔ یہ ایک عظیم الشان خوشی ہی ان کے لئے ہزارہا خوشیوں سے بڑھ کر تھی کہ اُس زمانہ مبارک میں قرآنِ عظیم کا نزول ہو رہا تھا اور جو سورۃ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی ان کی خوشیوں کو دوبالا کر دیتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اِس خوش بختی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

(التوبۃ آیت ۱۲۴)

ترجمہ:۔ سو جو لوگ مومن ہیں (ان کے پہلے ایمان کے نتیجہ میں) ان کے ایمان کو اس (نئی سورۃ) نے اَور بڑھایا ہے اور وہ خوشی حاصل کر رہے ہیں۔

الغرض خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کو جو انعام اور نعمتیں عطا کی جاتی ہیں وہ ان کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہو کر از حد خوشی کا موجب ہوتی ہیں اور اِس طرح انعاماتِ الٰہیہ کے نزول کے زمانہ میں ان کے دن اور رات خوشی و مسرّت میں گزر رہے ہوتے ہیں لیکن اُن سے زیادہ اِس حقیقت سے کوئی باخبر نہیں ہوتا کہ ہر خدائی انعام جو مومنوں کو عطا کیا جاتا ہے وہ اپنے ساتھ نئی ذمّہ داریاں لاتا ہے اور ذمّہ داریاں ادا نہ کرنے کی صورت میں وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد بھی بن سکتے ہیں۔ اِس لحاظ سے ہر انعام جہاں ان کے لئے خوشیاں اور مسرّتیں لاتا ہے وہاں اُس انعام کے اندر خطرہ کا ایک الارم بھی پوشیدہ ہوتا ہے اور وہ الارم یہی ہوتا ہے کہ اگر اِس انعام کی وجہ سے عائد ہونے والی نئی ذمّہ داریوں کو انہوں نے ادا نہ کیا تو پھر ان کیلئے خوف کا مقام ہے کیونکہ یہ امر ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا اور ایک مومن کے لئے اِس سے بڑی اَور کوئی مصیبت یا سزا نہیں ہو سکتی کہ اُس کا خدا اُس سے ناراض ہو جائے۔ اُس کی تو ساری خوشی اللہ تعالیٰ کی رضاء میں ہی مضمر ہوتی ہے اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم پر ہونیوالے انعام کا ذکر کیا وہاں ان انعاموں میں پوشیدہ خطرہ کے الارم سے اِن الفاظ میں آگاہ فرمایا:۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ (ابرٰھیم آیت ۸)

ترجمہ:۔ اور (اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب تمہارے ربّ نے (انبیاءؑ کے ذریعہ سے) اعلان کیا تھا کہ (اے لوگو!) اگر تم شکر گزار بنے تو مَیں تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو (یاد رکھو) میرا عذاب یقیناً سخت (ہؤا کرتا) ہے۔

اِسی طرح جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ماننے والے اوّلین و آخرین کے لئے بطور نشان آسمان سے مائدہ نازل ہونے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اِس کے جواب میں فرمایا:۔

اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۱۱۶)

ترجمہ:۔ مَیں ایسا مائدہ تم پر یقیناً نازل کروں گا پس جو کوئی بھی تم میں سے اس کے (نازل ہونے کے) بعد ناشکری کرے گا تو مَیں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ دُنیا میں سے کسی اَور (قوم) کو ایسا عذاب نہ دوں گا۔

الغرض ہر انعام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کو ملتا ہے وہ ان کے لئے خوشی کا موجب بھی ہوتا ہے اور خطرہ کا الارم بھی اُس میں مضمر ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی صفات صحابہ کرامؓ اِس حقیقت سے اچھی طرح واقف تھے۔ انہیں اِس کی کامل معرفت عطا کی گئی تھی اِسی لئے جہاں وہ قرآنِ مجید کی ہر نئی سورۃ نازل ہونے پر اللہ تعالیٰ کے اِس فضل و انعام پر بہت خوش ہوتے تھے اور ان کا ایمان پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتا تھا وہاں وہ نئی عائد ہونے والی ذمّہ داریوں کا خیال کر کے خشیتِ الٰہی سے بھی بھر جاتے تھے اور خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہو جاتے تھے کہ وہ اپنے فضل سے اُنہیں شکر گزاری کے طور پر پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے تا انعاماتِ الٰہیہ کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور وہ پہلے سے زیادہ قربانیاں کر کے پہلے سے بھی بڑھ کر انعامات کے مورد بنتے چلے جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جہاں سورۃ التوبہ آیت ۱۲۴ میں ہر نئی سورۃ کے نازل ہونے پر مومنوں کے خوش ہونے اور خوشی منانے کا ذکر فرمایا وہاں نئی ذمّہ داریوں کے احساس کے زیرِ اثر ان میں پیدا ہونے والی خشیت اور ان ذمّہ داریوں کی ادائیگی کے لئے متضرعانہ دعائیں کرنے کا بھی بطورِ خاص ذکر کیا چنانچہ فرمایا:۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ (الزمر آیت ۲۴)

ترجمہ:۔ اللہ وہ ہے جس نے بہتر سے بہتر بات یعنی وہ کتاب اتاری ہے جو متشابہ بھی ہے اور اس کے مضمون نہایت اعلیٰ ہیں۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے جسموں کے رونگٹے اس کے پڑھنے سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں۔ یہ (قرآن) اللہ کی ہدایت ہے۔ اس کے ذریعہ سے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو اللہ گمراہ قرار دیدے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

نزولِ انعام پر تحدیثِ نعمت کے رنگ میں خوش ہونے کے ساتھ ساتھ خوف و خشیتِ الٰہی کے زیرِ اثر نئی ذمّہ داریوں کے شدید احساس کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قربانیوں کے میدان میں قدم بڑھاتے ہی چلے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر انہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی سندِ خوشنودی سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ جو مومن بھی نزولِ انعامات پر خشیتِ الٰہی کے زیرِ اثر نئی ذمّہ داریوں کا خیر مقدم کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے گا وہ بھی رضائے الٰہی کے عظیم الشان انعام سے سرفراز کیا جائے گا جیسا کہ فرمایا:۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

(البیّنہ آیت ۹)

ترجمہ:۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اُس (یعنی اللہ) سے راضی ہو گئے۔ یہی (جزاء) اُس کی شان کے مطابق ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر کی تاریخی و دینی حیثیت اور اس کی حکمتیں

از مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے سابق مبلغ اسلام مغربی افریقہ و ملیشیا

دُنیا میں خدا کی ہر مخلوق راحت اور آرام طلب نظر آتی ہے اور راحت اور خوشی کے حصول کی امید پر وہ ہر قسم کی محنت و مشقت کرنے اور اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنے کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہے۔ خصوصاً انسان تو دائمی راحت و مسرت کے حصول کے معاملے میں بہت ہی بڑھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کے لئے بلکہ ساری مخلوق کے لئے دن بھر کے کام کے بعد رات کو تسکین و راحت اور آرام کے لئے بنایا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ زندگی کے لئے تسکین و راحت بہت ضروری ہے۔ کم و بیش یہی اصول رمضان کے ایک ماہ کے مسلسل روزوں کے بعد عید الفطر کی پُر مسرت تقریب میں کارفرما نظر آتا ہے۔ عید الفطر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اس کے احکام کے مطابق ایک ماہ کی پُر مشقت عبادات کے بعد انسان کے لئے خوشی راحت اور تسکین کا پیغام لے کر آتی ہے۔

خوشیوں اور مسرتوں کے مظاہر

عید کے روز مسلمان ایک ماہ کے روحانی اور جسمانی کورس کو کامیابی سے پورا کرنے کے بعد سب سے پہلے اپنے پروردگار کے حضور حاضر ہو کر سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق اور اسی کے فضل و کرم سے انہوں نے رمضان سے متعلق جملہ احکام پر عمل کیا ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے راحت خوشی اور مسرت کے جائز اور باوقار ذرائع عمل میں لاتے ہیں۔ عید کی تقریب چونکہ ہر سال بار بار لوٹ کر آتی ہے اس لئے اسے یوم عید کہا جاتا ہے۔

دیگر مذاہب اور قوموں کی عیدیں

تاریخ بتاتی ہے کہ عید کی قسم کے مذہبی یا قومی تہوار تقریباً دنیا کی ہر قوم ہر ملک اور ہر مذہب و ملت میں منائے جاتے رہے ہیں۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم اور ان کی اولاد اس روز اپنی عید یا مذہبی دن مناتی تھی۔ جس دن (بحوالہ تفاسیر) ان کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس روز اپنی قوم کے بتوں کو توڑا تھا۔ وہ دن اس مشرک قوم کی عید یا میلے کا دن تھا۔ چنانچہ جب اس روز ستارہ پرست لوگ عید کی خوشی منانے آبادی سے باہر میدان میں گئے ہوئے تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام بیماری کے عذر سے راستے سے ہی لوٹ آئے۔ اور شہر کو خالی پاکر انہوں نے موقعہ غنیمت سمجھا اور باوجود ناسازیٔ طبع کے سوائے بڑے بت کے ان کے باقی تمام بتوں کو چکنا چور کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس روز جادوگروں کو شکست دی اور جس روز اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دی۔ بنی اسرائیل اب تک ان دنوں میں ہر سال عید یا تہوار مناتے ہیں۔ اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام کی فتح کے روز بھی ان کی قوم عید مناتی رہی ہے۔ حضرت یونسؑ کی قوم اس روز اپنا مذہبی خوشی کا دن مناتی تھی جس روز اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا۔ اور نئی زندگی عطا کی تھی۔ مکّہ کے عربوں نے اسلام سے پہلے ایام حج کو بگاڑ کر میلے اور تہوار کے دن بنا لیا تھا۔ اسی طرح مدینہ کے لوگ بھی سال میں دو مرتبہ عید مناتے تھے۔ ایران میں بھی زرتشتی تعلیم کی تحریف و تبدیلی کے بعد سال میں کئی خوشی کے دن اور عیدیں منائی جانے لگی تھیں۔ وہاں نوروز کا دن آج تک یوم جشن اور عید کے طور پر منایا جاتا ہے جو عید نوروز بھی کہلاتا ہے۔ حالانکہ یہ اسلام سے پہلے کی رسم ہے۔ فرعون اور قبطی لوگ یوم الزینہ کے نام سے ایک میلہ منایا کرتے تھے۔ اسی طرح یہودی ۱۰ یوم محرم کو بھی عید کی حیثیت سے مناتے رہے ہیں۔ عیسائی بھی اپنے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اٹھنے اور بقول ان کے آسمان پر جانے وغیرہ کی یاد میں مختلف عیدیں مناتے ہیں۔

اسلامی عید کی خصوصیات اور افادیت

تاہم دنیا کی قوموں اور مذاہب میں ایسی عیدوں اور تہواروں کی خوشیاں منانے کے جو طریق رائج ہیں یا رائج رہے ہیں۔ اسلامی عیدوں کے منانے کا طریق ان سب سے مختلف ہے۔ اسلام میں چونکہ بے ہودہ لہو و لعب کی اجازت نہیں ہے اس لئے مسلمانوں کو اپنی عیدوں کے دن نہایت پُر وقار اور سادگی کے ساتھ منانے اور خدائے عزوجل کے حضور سجدۂ شکر بجالانے کی صورت میں رکھے گئے ہیں۔ اور جائز حد تک خوشیاں منانے دوسروں کو اپنی مسرت میں شریک کرنے اور غیر مسرفانہ طور پر کھانے اور کھلانے اور معاشرے کے تمام طبقوں کو اپنی خوشیوں کی تقریبوں میں شامل کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ کیونکہ اسلام دین فطرت ہے۔ اس لئے وہ انسانی فطرت کے اس تقاضے کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا جس کے تحت عیدیں اور تہوار یا خوشیوں کے اجتماعات کا اہتمام کیا جاتا ہے تاہم اسلام نے ایسی اجتماعی تقاریب اور عیدوں کو کسی بے ہودگی بدتمیزی اور دیوانگی وغیرہ کا مظہر یا ذریعہ ہرگز نہیں بننے دیا۔ بلکہ ایسے طریق پر عیدیں منانے کی ہدایت کی ہے۔ کہ جس سے انسانی عزت و شرف اور وقار مجروح نہ ہو۔ بلکہ دوبالا ہو جائے۔ اور روحانی اور جسمانی دونوں طرح سے صحت بخش اور نشاط و انبساط افزا ہو۔

مدینہ میں عیدین کی ابتداء

جب حضرت سرور کائنات خاتم النبیین سیّد الاولین و الآخرین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ مدینے کے لوگ بھی سال میں دو روز تیوہار مناتے ہیں۔ حضور کے دریافت فرمانے پر اہل مدینہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان دنوں میں ہم طبیعتوں میں مسرت اور نشاط کی بحالی کے لئے لہو و لعب کرتے اور خوب خوشیاں مناتے تھے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضور نے مسلمانوں میں اعلان فرمایا کہ اے مسلمانو دورِ جاہلیت کے ان دو دنوں کے عوض اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایسے دو دن اور دو عیدیں مقرر فرما دی ہیں جو تمہارے دین و دنیا کے لئے ان سے بہت بہتر اور سود مند ہیں۔ یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

اور یوں اسلام میں بحکم الٰہی ہر سال دو عیدوں کی تقاریب کا انعقاد عمل میں آیا ان دونوں مبارک اور پُر مسرت موقعوں پر مسلمان پاک و صاف ہو کر اور حسب استطاعت نیا یا صاف ستھرا لباس پہن کر شہر سے باہر جمع ہوتے ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو کر سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔

عید کی حقیقی خوشی حاصل کرنیوالے

پس عید الفطر رمضان کی عبادات کی تکمیل کے بعد خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ عید الفطر خوشی اور مسرت کا دن ضرور ہے۔ لیکن یہ کسی ناجائز لہو و لعب اور فسق و فجور کا دن ہرگز نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل عموماً اس امر کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک لحاظ سے یہ بڑی آزمائش اور صبر اور اسلامی تعلیم اور اسلامی معاشرے کے صحیح خدوخال کے اظہار کا دن ہوتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس روز شاید عیسائیوں اور مغربی قوموں کی کرسمس کے پروگراموں کے تتبع میں بعض متاثرہ علاقوں کے مسلمان بھی ایسے طور پر عید مناتے اور لہو لعب کھیل تماشوں میں کھو جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ ایسی لایعنی فضول خرچیاں روا رکھتے ہیں جن کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اور جو امت مسلمہ کی بدنامی اور اقتصادی طور پر کمزوری کا موجب ہوتی ہیں۔ پس اگر غور کیا جائے۔ تو عید الفطر کی حقیقی خوشی اور صحیح حظ اور لذت صرف انہیں کو نصیب ہوتا ہے۔ جنہوں نے ایماناً و احتساباً نیک نیتی سے ایک ماہ کے روزے رکھنے کے علاوہ دیگر سب عبادات اور ریاضات میں بھی پورا پورا حصہ لیا ہوتا ہے۔ اور جو بالآخر عید کے روز اور اس کے بعد بھی ہر قسم کے گناہوں اور نافرمانیوں سے باز رہ کر اپنی سچی توبہ کو بحال اور برقرار رکھتے ہیں۔ اور جنہیں اپنے خدا سے اس کے فضل اور جزا کی پوری پوری امید ہوتی ہے۔ کیونکہ گو زمین والے اس عید کو عید کہتے ہیں۔ مگر آسمانوں میں اس مبارک دن کا نام یوم الجزا اور انعام کا دن ہے۔

اے خدا تو ہم پر رحم فرما اور اپنے کرم سے ہمیں عید سے پہلے پہلے ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق دے جو ہمیں تیرے دربارِ عالی سے جزا ثواب برکت اور انعام کا مستحق بنا دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ فِيْ يَوْمٍ

جب دو عیدیں ایک دن میں جمع ہو جائیں

مکرم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل ربوہ

بسا اوقات عید الفطر یا عید الاضحیٰ جمعہ کو آجاتی ہے تو بعض نادان اس کو برا جاننے لگتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ کو دو عیدوں کا اجتماع قرار دیا ہے۔ گویا ڈبل عید ہو گئی۔ سو اس بارہ میں اسلامی احکام درج ذیل ہیں۔

صحاح ستہ میں حدیث ابن ماجہ میں بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ فِيْ يَوْمٍ کہ جب دو عیدیں ایک دن میں اکٹھی آجائیں کے تحت بعض احادیث درج کی ہیں۔ یعنی

۱۔ عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِيْ رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ هَلْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ صَلَّى الْعِيْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ

ایاس بن ابی رملۃ الشامی کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو سنا اس نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ کیا آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ایک دن میں دو عیدیں پائی ہیں کہا کہ ہاں۔ پوچھا کہ آپ کیا کرتے تھے؟ کہا حضور نے عید پڑھائی اور جمعہ کی بابت رخصت فرمائی اور فرمایا جو چاہے پڑھ لے۔

۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيْدَانِ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فَمَنْ شَاءَ اَجْزَاَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں سو جو چاہے اس کو جمعہ کی بجائے عید پڑھنا کافی ہے مگر ہم انشاء اللہ جمعہ بھی پڑھیں گے۔

۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيْدَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ يَاْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَاْتِهَا وَمَنْ شَاءَ اَنْ يَتَخَلَّفَ فَلْيَتَخَلَّفْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دو عیدیں جمع ہو گئیں تو آپؐ نے لوگوں کو نماز (عید) پڑھائی۔ اور پھر فرمایا جو چاہے وہ جمعہ کو بھی آسکتا ہے اور جو جمعہ چھوڑنا چاہے وہ جمعہ چھوڑ بھی سکتا ہے۔ (ابن ماجہ مجتبائی ص۹۴)

۴۔ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ صَلَّى الْعِيْدَ اَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ وَعِنْدَ اَبِيْ دَاؤدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَاءَ اَجْزَاَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ

یعنی صحاح ستہ کی حدیث نسائی میں ہے کہ آنحضورؐ نے دن کے ابتدا میں نماز عید پڑھائی اور جمعہ کے بارہ میں رخصت فرما دی اور ابوداؤد کی حدیث میں ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں جمع ہیں پس جو چاہے اس کو عید کی نماز جمعہ کے بدلہ کافی ہے۔ البتہ ہم جمعہ بھی پڑھیں گے (ابن ماجہ حاشیہ ص۹۴)

۵۔ ایک بار آنحضرتؐ کے زمانہ میں عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے آگئے۔ آپؐ نے عید کی نماز پڑھائی اور پھر فرمایا عید کی نماز جمعہ کا بدل ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے نہ آنا چاہے تو اسے اجازت ہے البتہ ہم جمعہ پڑھیں گے (بحوالہ ابوداؤد مسند احمد)

۶۔ ایک بار عید اور جمعہ اکٹھے آگئے آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور جمعہ کے لئے آپؐ تشریف نہ لائے۔ بلکہ عید کی نماز پر ہی اکتفا فرمائی (کتاب المیزان للشعرانی جلد ۱ ص۱۸۶)

۷۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب مکہ میں برسر اقتدار تھے تو اس زمانہ میں ایک دفعہ عید اور جمعہ اکٹھے آگئے۔ آپ نے صرف دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد نہ جمعہ پڑھا اور نہ ظہر کی نماز پڑھی بلکہ عصر کے وقت میں عصر کی نماز ادا کی۔ حضرت ابن عباسؓ نے ان کے طرز عمل کی تصدیق کی اور فرمایا کہ یہی سنت ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ حاشیہ ص۹۴)

۸۔ حضرت علیؓ۔ ابن زبیرؓ۔ عطاءؒ کا یہ مسلک تھا کہ عید کی نماز پڑھی جائے جمعہ یا ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں (بدایۃ المجتہد جلد ۱ ص۱۴۲)

۹۔ امام احمد کہتے ہیں کہ عید کی نماز کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں البتہ وقت پر ظہر کی نماز پڑھنی چاہیئے۔ (کتاب المیزان جلد ۱ ص۱۸۶)

۱۰۔ مکرم جناب ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ نے ۵-۶-۷-۸-۹ کے مندرجہ بالا حوالہ جات درج کر کے الفضل میں اعلان فرمایا کہ

"اس دفعہ مرکز میں اسی کے مطابق عمل ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد سے اعلان کیا گیا کہ جمعہ کی نماز نہیں ہو گی البتہ ظہر کی نماز اپنے وقت پر پڑھی جائیگی"۔ (الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ء ص۳)

الغرض اگر عید اور جمعہ اکٹھے آجادیں تو ان احکامات اسلامی پر عمل کیا جا سکتا ہے اور دو عیدوں کا جمع ہونا تو بری بات نہیں ہو جاتی جیسا کہ بعض جہلاء کا خیال ہے۔

ایک ضروری نصیحت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ایسی اصلاح کریں کہ ان کو یقین ہو جائے کہ وہ قیامت تک اسلام کا جھنڈا کھڑا رکھیں گے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں گے تاکہ ہماری زندگی ہی عید والی نہ ہو بلکہ ہماری موت بھی عید والی ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر ہم اپنی اولادوں کو اسلام پر قائم کر جائیں۔ اور ہمیں یقین ہو کہ وہ اس کا جھنڈا کھڑا رکھیں گی۔ تو یقیناً ہماری موتیں ایسی ہونگی کہ ہم ہنس رہے ہونگے۔ اور لوگ رو رہے ہونگے۔ اور یہی وہ موت ہے جس کی ایک مومن کو تمنا ہونی چاہیئے۔ مرنا تو ہر ایک نے ہے مگر ایسی موت کہ انسان کو خدا تعالےٰ کے فرشتے خوشخبریاں دے دیں کہ تو خدا تعالےٰ کی گود میں جا رہا ہے۔ اور فرشتے تیرے محافظ ہوں گے۔ اور تیری اولاد تیرے بعد اسلام کا جھنڈا کھڑا رکھے گی۔ موت نہیں ہوتی بلکہ خوشی کی گھڑی ہوتی ہے۔ پس ایسا رویہ اختیار کرو کہ اللہ تعالےٰ تمہارے لئے اور تمہاری اولادوں کے لئے ہمیشہ ہمیش کے لئے عید بنا دے"۔

(بحوالہ الفضل ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء)

قائدین کرام! آئندہ دو سال کے لئے قائدین کا انتخاب کروا کر رپورٹ جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیّت کا ایک ورق

آج سے ۳۸ سال پہلے ۲۰ر اگست ۱۹۴۱ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضؓ کپورتھلوی کا انتقال

"یہ جوان صالح، کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

آج سے ٹھیک ۳۸ سال پہلے ۲۰ر اگست ۱۹۴۱ء کو صبح سوا چھ بجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جید صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضؓ انتقال کر گئے۔ آپ موجودہ امیر جماعت فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے والد گرامی ہیں۔ حضرت منشی صاحب رضؓ ان خوش قسمت بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں بیعت اولیٰ کے موقع پر حضرت منشی اروڑا صاحب کے بعد بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ انتہائی پاک نفس بزرگ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں آپ کا نام نویں نمبر پر درج فرمایا تھا اور ازالہ اوہام میں آپ کے متعلق مندرجہ ذیل تعریفی کلمات رقم فرمائے تھے۔

"حبّی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں وفاداری کی علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور ان سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور رسولؐ سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب پر تمام مدار حصولِ فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس راہ کا مرکب ہے دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

(ازالہ اوہام طبع اوّل صفحہ ۸)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب دسمبر ۱۹۳۷ء میں جب بیمار ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۴ر دسمبر ۱۹۳۷ء کو ان کے فرزند محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کپورتھلہ کے نام اپنے قلم مبارک سے ایک مکتوب میں لکھا کہ:

"منشی صاحب کی بیماری کی خبر سے افسوس ہوا۔ آپ یہ کام ضرور کریں کہ بار بار پوچھ کر ان سے ایک کاپی میں سب روایات حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق لکھوا لیں اس میں تاریخی اور واقعات امور سب ہی قسم کی ہوں یعنی صرف ملفوظات ہی نہ ہوں بلکہ سلسلہ کی تاریخ اور حضور علیہ السلام کے واقعات تاریخی بھی ہوں۔ یہ آپ کے لئے ثواب اور ان کے لئے بہتر یادگار اور سلسلہ کے لئے ایک کارآمد سامان ہوگا"

(تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۲۳۲)

چنانچہ محترم شیخ صاحب نے تعمیل ارشاد میں یہ روایات تحریر کرنا شروع کیں۔ اس سلسلے کی آخری روایت یہ تھی،

"حضور میں یہ ایک خاص بات ہم نے دیکھی کہ اگر معترض کے پاس اعتراض کرنے کے لئے کافی الفاظ نہ ہوتے تھے تو حضور اس کو اظہار مدعا میں مدد دیتے تھے حتیٰ کہ معترض سمجھتا کہ اب جواب نہیں ہو سکے گا۔ پھر حضور جب جواب دیتے تو سماں بندھ جاتا"

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر یہ روایت درج کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

۶ر اگست ۱۹۴۱ء کو عاجز نے مندرجہ بالا روایات لکھیں اور اس روایت کے بعد کہ "حضور میں یہ ایک خاص بات میں نے دیکھی" عرض کیا کہ کچھ اور لکھوائیں والد صاحب نے نہایت دردمندانہ الفاظ میں آبدیدہ ہو کر فرمایا "محمد احمد! ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی خاص الخاص خدمات کا موقع ملا ہے کہ ہم تو وہ باتیں اب بیان بھی نہیں کر سکتے" روایات کے متعلق آپ کے یہ آخری الفاظ تھے جو بعد میں مضمون کو ختم کرنے والے ثابت ہوئے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے تذکرہ

حضرت منشی صاحب رضؓ کی رحلت ایک قومی المیہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۲ر اگست ۱۹۴۱ء کو قادیان میں جو خطبہ دیا اس میں حضرت منشی صاحب رضؓ کا ذکر خیر فرمایا اور کہا،

"اس ہفتہ جماعت کو ایک نہایت درد پہنچانے والا اور تکلیف میں مبتلا کرنے والا واقعہ پیش آیا ہے یعنی منشی ظفر احمد صاحب رضؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ میں سے ایک تھے، وہ اس ہفتہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس وقت ڈلہوزی میں تھا....."

حضور رضؓ نے منشی صاحب کا دوبارہ خود جنازہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور کہا:

"میں سمجھتا ہوں لوگوں کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے ابتدائی ایام میں آپ پر ایمان لائے۔ آپ سے تعلق پیدا کیا اور ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے اس راہ میں انہوں نے ہزاروں مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کیں۔ ان کی وفات جماعت کے لئے کوئی معمولی صدمہ نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک ایک مومن کو اپنی بیوی اپنے بچوں، اپنے باپ اپنی ماں اور اپنے بھائیوں کی وفات سے ان لوگوں کی وفات کا بہت زیادہ صدمہ ہونا چاہیئے اور یہ واقعہ تو ایسا ہے کہ دل اس کا تصور کر کے سخت درد مند ہوتا ہے کیونکہ منشی ظفر احمد صاحب ان آدمیوں میں سے آخری آدمی تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ابتدائی ایام میں اکٹھے رہے...!

"وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ میں خدمات کی ہیں ایسی ہستیاں ہیں کہ جو دنیا بھر کے لئے ایک تعویذ اور حفاظت کا ذریعہ ہیں .... یہ لوگ خدا تعالیٰ کے انبیاء کا قرب رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کے نبیوں اور ان کے قائم کردہ خلفاء کے بعد دوسرے درجے پر دنیا کے لئے امن اور سکون کا باعث ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگ بڑے لیکچرار ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگ خطیب ہوں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے لوگ پھر پھر کر لوگوں میں تبلیغ کرنے والے ہوں۔ ان کا وجود ہی لوگوں کے لئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہوتا ہے اور جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی نافرمانی کی وجہ سے کوئی عذاب نازل ہونے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عذاب کو روک دیتا ہے اور کہتا ہے ابھی اس قوم پر مت نازل ہو کیونکہ اس میں ہمارا ایسا بندہ موجود ہے جسے اس عذاب کی وجہ سے تکلیف ہوگی۔ پس اس کی خاطر دنیا میں امن اور سکون ہوتا ہے مگر یہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے یہ تو اس عالم

(باقی صفحہ ۶ پر)

"اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے!"
حضرت مصلح موعودؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرانہ اور عید فنڈ

احباب جماعت رمضان المبارک میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ وخیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ وخیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتّٰی کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلّہ یعنی تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۵۰/۳ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

۲۔ فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

نوٹ: ربوہ کے محلہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں۔ باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۸ر اگست کو ہوگا

اس سال جامعہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۲۸ر ظہور ۱۳۵۸ ھش مطابق ۲۸ر اگست ۱۹۷۹ء بروز منگل ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے اصولاً میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے سترہ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف اے بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس طلباء کا بھی داخلہ کے لئے انٹرویو ہوگا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ ایسے احمدی طلباء جو میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کر چکے ہیں اور خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ انٹرویو سے پہلے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں اور خود مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی ساتھ لے کر ۲۸ر اگست کو انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی ہو۔ اگر ہو سکے تو انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی اصل اور فوٹو سٹیٹ کاپی ساتھ لے کر آئیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

نزولِ قرآن کریم کی تاریخ ۲۴ر رمضان ہے۔ مگر الفضل ۱۱ر اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۴ کالم ۴ میں سہو کتابت سے ۲۱ر رمضان چھپ گئی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

بقیہ صفحہ ۵

درجہ سے بھی بالا تھے۔ ان کو خدا نے آخری زمانہ کے مامور اور مرسل کا صحابی اور پھر ابتدائی صحابی بننے کی توفیق عطا فرمائی اور ان کی والہانہ محبت کے نظارے ایسے ہیں کہ دنیا ایسے نظارے صدیوں میں بھی دکھانے سے قاصر رہے گی۔ .....“

حضور رضی اللہ عنہ نے حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی کا ذکر خیر کرتے ہوئے ایک واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ

”اسی طرح منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے ساتھ واقعہ پیش آیا جو کل ہی ڈلہوزی کے راستہ میں میاں عطاء اللہ صاحب وکیل سلمہ اللہ تعالیٰ نے سنایا۔ یہ واقعہ الحکم ۱۴ر اپریل ۱۹۳۴ء میں بھی چھپ چکا ہے۔ اس لئے منشی صاحب کے اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہوں“

”میں جب سررشتہ دار ہو گیا اور پیشی میں کام کرتا تھا تو ایک دن مسلیں وغیرہ بند کر کے قادیان چلا آیا۔ تیسرے دن میں نے اجازت چاہی تو فرمایا ابھی ٹھہریں۔ پھر عرض کرنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ ہی فرمائیں گے۔ اس پہ ایک مہینہ گزر گیا۔ ادھر مسلیں میرے گھر میں تھیں۔ کام بند ہو گیا اور سخت خطوط آنے لگے مگر یہاں یہ حالت تھی کہ ان خطوط کے متعلق وہم بھی نہ آتا تھا۔ حضور کی صحبت میں ایک ایسا لطف اور محویت تھی کہ نہ نوکری جانے کا خیال تھا اور نہ کسی بازپرس کا اندیشہ۔ آخر ایک نہایت ہی سخت خط وہاں سے آیا۔ میں نے وہ خط حضرت صاحب علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا۔ پڑھا اور فرمایا لکھ دو ہمارا آنا نہیں ہوتا۔ میں نے وہی فقرہ لکھ دیا۔ اس پہ ایک مہینہ اور گزر گیا تو ایک دن فرمایا کتنے دن ہو گئے۔ پھر آپ ہی گننے لگے اور فرمایا اچھا آپ چلے جائیں۔ میں چلا گیا اور کپورتھلہ پہنچ کر لالہ ہریچند داس مجسٹریٹ کے مکان پہ گیا تاکہ معلوم کروں کہ کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا، منشی جی! آپ کو مرزا صاحب نے نہیں آنے دیا ہوگا میں نے کہا ہاں تو فرمایا ان کا حکم مقدم ہے“۔

حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

”یہ ایک گروہ تھا جس نے عشق کا ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اب پچھلے عاشقوں کے آگے نیچی نہیں ہو سکتیں“۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۲۲۳-۲۲۴)

(مرتبہ یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری خوشدامنہ محترمہ حمیدہ بیگم عباسی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر دار الصدر شمالی ربوہ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ انہیں تین سال قبل دہلیز پہ گرنے کے باعث شدید چوٹ آئی تھی۔ ایک سال بعد قدرے افاقہ ہوا مگر اب تکلیف پھر بڑھ گئی ہے اور گردوں میں بھی خرابی ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔ (نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

۲۔ میرا عزیز بھائی نعمت اللہ عرصہ سے بعارضہ شوگر بیمار ہے جس کی وجہ سے ان کا پاؤں کا انگوٹھا کاٹ دیا گیا ہے جس کا زخم ٹھیک نہیں ہو رہا۔ اندیشہ ہے کہ کہیں ٹانگ نہ کاٹنی پڑے۔ احباب جماعت اور بزرگان سے عزیز بھائی کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ماسٹر عبد القادر ابن مامون خان صاحب مرحوم)

۳۔ میرے والد محترم حکیم محمد صدیق صاحب میانوی عرصہ چھ ماہ سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام رمضان کے مبارک ایام میں خصوصاً ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد صدیقی دار الرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریضۂ زکوٰۃ اور ماہِ رمضان المبارک

ادائیگیٔ زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تاہم بعض دوست برکت و ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ جاری ہے اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

شکریۂ احباب

میرے پیارے بیٹے عزیزم مرزا مبشر احمد بی۔اے کی گزشتہ دنوں اچانک وفات پر کثیر تعداد میں اعزاء و اقارب نے نہایت خلوص اور محبت سے تعزیت کے خطوط ارسال کر کے ہماری ڈھارس بندھائی۔ میں ان سب احباب کا الفضل کے ذریعہ تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے خطوط اور دلی دعاؤں کے ساتھ اس عظیم سانحہ پر تعزیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور عزیزم مبشر احمد مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

خاکسار مرزا نور محمد محلہ اسلام پورہ نارووال ضلع سیالکوٹ

درخواستِ دعا

۱۔ میری اہلیہ ماجدہ بیگم ۳ جولائی ۱۹۷۹ء سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور کنٹونمنٹ جنرل ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا کرکے جملہ پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالستار علیم قائد خدام الاحمدیہ اسلام آباد

۲۔ محترم مولوی غلام احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحتیاب فرمائے۔

۳۔ بیگم محترم قاضی ضیاء اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعتِ احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ گھٹنوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید اقبال احمد ناصر حافظ آباد حال راولپنڈی

۴۔ خاکسار کے بڑے بھائی شیخ عثمان علی صاحب کا تبادلہ پیرس (فرانس) ہو گیا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت اور کامیابی کے ساتھ انہیں اپنے فرائض انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار بشارت احمد طاہر فیکٹری ایریا ربوہ

۵۔ سیڑھی سے گر جانے کی وجہ سے میرے دائیں بازو کی کلائی کی ایک ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک محمد عبداللہ آریہ محلہ راولپنڈی

۶۔ خاکسار ۱۹۶۶ء سے دونوں کانوں سے بہرہ ہو چکا ہے۔ اب ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لا علاج ہے۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے ان بابرکت ایام میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قوتِ سماعت معجزانہ طور پر بحال فرمائے اور میری دیگر پریشانیوں اور الجھنوں کو اپنے خاص فضل سے دور کرے۔ آمین

محمد اکرم شاہد ملیر کینٹ کراچی ۹

۷۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب باسط پروفیسر قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کو کار کے ایک حادثہ میں بہت چوٹیں آئی ہیں۔ بائیں بازو میں تین فریکچر اور پسلی کی دو ہڈیوں میں فریکچر ہے۔ سر میں بھی چوٹ ہے تاہم حالت خطرہ سے باہر ہے۔ فی الحال بہت تکلیف ہے۔

دوست دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کو جلد از جلد صحت دے۔ آمین۔

خاکسار امداد الرحمٰن صدیقی مربی سلسلہ بہاولپور

۸۔ خاکسار عرصہ اڑھائی سال سے اپنے کاروبار کے ابتدائی مراحل، مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ خداوند کریم کے رحم و فضل و کرم کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سید محمد خیر البشر اسلام آباد

۹۔ خاکسار پچھلے ڈیڑھ سال سے فالج کے حملہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ خاص فضل و کرم عطا کرتے ہوئے بیماری سے بکلی شفا دے۔

خاکسار شمس الدین صراف بازار کاٹھیانوالہ سیالکوٹ

۱۰۔ خاکسار کا بھانجہ عزیزم بشیر احمد ابن منیر احمد صاحب بعمر تقریباً چار ماہ بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزم کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

خاکسار محمد یونس ولد محمد اسمٰعیل حلقہ گنج مغلپورہ لاہور

۱۱۔ خاکسار کے ماموں چوہدری فضل الٰہی صاحب آف ونجواں عرصہ دراز سے اعصابی کمزوری و دیگر بیماریوں سے صاحبِ فراش ہیں اور اب کئی روز سے بیماری شدید ہو گئی ہے۔ مخلصینِ جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ میرے ماموں جان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مشتاق احمد ساکن چک نمبر ۳۳۲ ج۔ب ضلع فیصل آباد

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری یاددہانی

مقامی اور ضلعوار امراء جماعت ہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے ایک دفعہ پھر یہ گذارش ہے کہ سال کے ختم ہونے میں قریباً چھ ماہ باقی ہیں۔ آپ اس سال کے آخر تک ہر وعدہ کرنے والے مخلص سے ان کے کُل وعدہ کا کم از کم ۶/۱۵ حصہ ضرور وصول کر لیں یہ چندہ ہر اُس بھائی اور بہن کے لئے اب لازمی چندہ ہے جنہوں نے وعدہ کیا ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قرار دادِ تعزیت

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ مکرم ناصر احمد صاحب رُکن مجلس سانگھڑ ابن مکرم چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب ملتانی فیکٹری ایریا ربوہ کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ (سندھ)

قائدینِ اضلاع و مجالس متوجہ ہوں!! فارم تشخیص بجٹ، تجنید فارم۔ فارم برائے انتخاب مجالس کو ارسال کر دیئے گئے ہیں پُر کرکے جلد از جلد واپس بھجوائیں۔ شکریہ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الفطر سے متعلق ضروری ہدایات

(۱) عید کے دن نہانا۔ نئے یا صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنّتِ نبوی ہے۔
(۲) عید الفطر کے دن سُنّتِ نبوی یہی ہے کہ انسان عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھا لے۔
(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔
(۴) تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو نمازِ عید ادا کرنے کے لئے عیدگاہ جانا چاہیئے جو عورتیں بوجہ عذر نماز نہ پڑھ سکتی ہوں وہ بھی عیدگاہ جائیں اور الگ بیٹھ کر امامِ وقت کا خطبہ توجہ سے سُنیں۔
عیدگاہ میں جب تک امام نہ آئے خاموشی سے بیٹھنا اور تکبیرات میں مصروف رہنا چاہیئے۔
(۵) عید الفطر کی دو رکعت نماز ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں ہوتی ہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر کھُلے چھوڑ دینے چاہئیں۔
پہلی رکعت میں ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لینے چاہئیں اور دوسری رکعت میں پانچویں تکبیر کے بعد باندھ کر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنی چاہیئے
(۶) نمازِ عید کے بعد امام جو خطبہ بیان کرے اُسے توجہ اور خاموشی سے سُننا چاہیئے کہ وہ عبادت کا حصہ ہے۔
(۷) عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم کا طریق یہ تھا کہ وہ بلند آواز سے مندرجہ ذیل تکبیرات پڑھتے جاتے تھے :-

اَللّٰہُ اکبر اللّٰہ اکبر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر
اَللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔

(۸) عید الفطر کے موقعہ پر نمازِ عید سے قبل فطرانہ کی ادائیگی نہایت ضروری ہے جو ہر مرد، عورت اور بچے کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ بچوں میں نوزائیدہ بچہ بھی شامل ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

اے میرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

لازمی چندہ جات کی رقوم جلد از جلد ارسال مرکز کی جائیں

جملہ امراء کرام، صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم کی وصولی کے بعد فوری طور پر مرکز میں ترسیل نہایت ضروری امر ہے۔ بروقت وصولی اور فوری ترسیل ایک اہم جماعتی فریضہ ہے اور اس سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہونا ہر متعلقہ عہدیدار کا فرض ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سُستی اور غفلت سے اپنی پناہ میں رکھتے ہوئے اپنے مفوضہ فرائض اپنی رضا کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

کاروباری حضرات کے لئے نادر موقعہ

تقریباً پندرہ ایکڑ رقبہ زرعی حدود کمیٹی کے اندر متصل مسجد اقصیٰ ساہی وال روڈ پر رہائشی پلاٹوں میں فروخت ہونیوالا نہایت موزوں فوری طور پر قابلِ فروخت۔ ہر قسم کے نقص سے پاک۔ نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے توجہ فرمائیں۔

مرزا عبد السمیع
۱۹ ۲۲ دار الرحمت ... ربوہ
الراقم ...

ہفتہ تحریک جدید

یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء

"ہر کوشش، ہر جدّوجہد، ہر سٹرگل (Struggle) اپنے کامیاب انجام تک پہنچنی چاہیئے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ پاکستانی جماعتیں یکم تا ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء ہفتہ تحریک جدید منائیں تا کہ سالِ رواں جو اکتوبر میں اختتام پذیر ہو رہا ہے، سے پہلے ہی ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ بقدر پندرہ لاکھ روپیہ (Rs 5,00,000) جس کا مذکورہ بالا ارشاد میں اشارۃً ذکر ہے حاصل کر لیا جائے۔ یہ گوہرِ مقصود وصولی کو سو فیصد تک پہنچانے سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہ ہفتہ کس طرح منایا جائے؟ اس سلسلہ میں ضروری ہدایات ایک سرکلر چٹھی کے ذریعہ جملہ جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ سیکرٹری صاحبان تحریک جدید اس جدّوجہد کو "کامیاب انجام" تک پہنچانے کے لئے ابھی سے کمر ہمت کس لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ولادت

۱۔ میری ہمشیرہ محترمہ نسرین ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد صاحب شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ کو مورخہ ۱۰ راگست بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔ نیز اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک بنائے۔ آمین

(عبد الوحید عاصم ابن ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب بنگوی امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۸/۷۹/۱۱ بمقام رسالپور میرے نواسے فلائٹ آفیسر عزیزم کلیم الحق خان ولد حاجی نور الحق خان صاحب حال زیمبیا سنٹرل افریقہ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود سکواڈرن لیڈر عبد الشفیق خان صاحب کا نواسہ ہے۔ بچّہ کے دیندار اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (فیض الحق خان ۲-۴۳/۲ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ)

درخواست دُعا

میرے بیٹے عزیزم میجر انصر احمد، جو کہ ہوائی حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے کے بارے میں تازہ صورتِ حال یہ ہے کہ جمعہ ۱۰ راگست کو اس کی دائیں ٹانگ پنڈلی کے قریب سے کاٹ دی گئی۔ کیونکہ اس کے جسم کے اُوپری حصّے پر اس کے خراب اثرات پڑ رہے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں بھی فریکچر ہے اور درمیان سے DISLOCATE ہو گئی ہے۔ چھوٹی چھوٹی بعض دیگر پیچیدگیاں بھی ہیں۔ ماہر ڈاکٹر صاحبان علاج کر رہے ہیں۔ عزیز سی ایم ایچ میں داخل ہے۔

بزرگانِ سلسلہ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر احباب جماعت سے انتہائی عاجزی سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں نیز یہ کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی مشکلات کو حل کرے اور صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

خاکسارہ
اہلیہ مکرم سید محمد اکمل صاحب مرحوم
لاہور